باب 4

آمدنی اور روزگار کا تعین
(Determination of Income and Employment)

© NCERT not to be republished

اب تک ہم نے قومی آمدنی، سطح قیمت، شرح سود کے بارے میں ان کی قدروں کو ضبط کرنے والی قوتوں کی تفتیش کے بغیر ہی مخصوص انداز میں گفتگو کی ہے۔کلی معاشیات کا بنیادی مقصد ان متغیرات کی قدروں کے تعین کے عمل کا بیان کرنے میں اہل نظریاتی ذرائع یعنی ماڈلوں کو فروغ دینا ہے۔خاص طور پر ماڈلوں کے ذریعہ چند سوالات کی نظریاتی تشریح کرنے کی کوشش کی جاتی ہے جیسے معیشت میں دھیمی نمو کی مدت، سرد بازاری یا سطح قیمت یا بے روزگاری میں اضافہ وغیرہ کے کیا اسباب ہیں۔ایک ہی وقت پر ان سبھی متغیرات کے بارے میں بتانا مشکل ہے لہٰذا جب ہم کسی خاص متغیرہ کے تعین پر توجہ مرکوز کریں تو ہمیں دیگر سبھی متغیرات کی قدروں کو قائم رکھنا چاہیے۔ یہ اکثر کسی بھی نظریاتی مشق کی تقریباً روایتی وضع ہے جسے جوں کا توں (Ceteris paribus) کا مفروضہ کہتے ہیں۔یعنی دیگر باتیں یکساں رہیں۔آپ درج ذیل طور پر اس عمل پر غور کر سکتے ہیں دو مساوات سے دو متغیرات x اور y کی قدر نکالنے کے لیے ہم پہلی مساوات میں x کی قدر اور y کے اظہار میں لکھتے ہیں اور اس قدر کو دوسرے مساوات میں بدل کر پورا حل حاصل کرتے ہیں۔اسی طریقے کا استعمال ہم کلی معاشیات میں بھی کرتے ہیں۔اس باب میں ہم معاشیات میں آخری شے کی مقرر قیمت اور قائم شرح سود کے بغیر قومی آمدنی کے تعین کا مطالعہ کریں گے۔ اس باب میں جو مثالی نظریہ استعمال کیا گیا ہے وہ مینارڈ کینز Maynard Keynes کے دیے گئے نظریے پر مبنی ہے۔

4.1 اوسط مانگ اور اس کے اجزاء (AGGREGATE DEMAND AND ITS COMPONENTS)

قومی آمدنی حساب کاری والے باب میں ہم صرف، اصل کاری یا کسی معیشت میں آخری اشیا اور خدمات کا کل برآمد (کل گھریلو پیداوار) کے بارے میں مطالعہ کر چکے ہیں ان عبارتوں کے دو مفہوم ہوتے ہیں۔باب 2 میں ان کا استعمال حساب کاری کے ضمن میں ہوا ہے۔جس سے کسی معیشت کے تحت ایک دیے ہوئے سال میں پیداوار سرگرمیوں کی پیائش کرنے سے ان مدوں کی حقیقی قدر حاصل ہوتی ہے۔ان حقیقی یا حساب کاری قدروں کو ہم ان مدوں کو ہم ان مدوں کی حقیقی پیائش یا تعلیمی پیائش کہتے ہیں۔

تاہم ان عبارتوں کا استعمال مختلف معنی میں کیا جا سکتا ہے۔صرف اس سے یہ پتہ نہیں چل سکتا کہ حقیقت میں کسی مخصوص سال میں لوگوں نے کتنا صرف کیا بلکہ اسی مدت میں انھوں نے صرف کی کتنی مقدار کا منصوبہ بنایا ہے۔

یہ مقدار سے مختلف بھی ہوسکتی ہے۔ جتنا کہ پیداوار وہ آخری طور پر کر پاتا ہے۔ مان لیجیے کہ پیدا کار نے سال کے آخر تک اپنے ذخیرے میں 100 روپے قدر کی شے جوڑنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ لہٰذا اسی سال میں اس کا منصوبہ بند اصل 100 روپے ہے۔ لیکن بازار میں اس کی مانگ میں غیر متوقع اضافے کے سبب اس کی فروخت مقدار میں اس حجم سے زیادہ اضافہ ہوتا ہے، جتنا کہ اس نے فروخت کرنے کا منصوبہ بنایا تھا۔ اس زائد مانگ کی رسد کے لیے اسے اپنے ذخیرے سے 30 روپے قدر کی شے فروخت کرنی پڑتی ہے۔ لہٰذا سال کے آخر میں اس کے مال نامے میں صرف (30-100) روپے = 70 روپے کا اضافہ ہوتا ہے اس کی منصوبہ بند سرمایہ کاری 100 روپے ہے جب کہ اس کی حقیقی یا تعمیلی اصل کاری 70 روپے ہے۔ ان متغیرات، صرف، اصل کاری یا آخری اشیا کے برآمد کی منصوبہ بند قدر کو ہم ان کی متوقع (ex=aute) پیمائش کہتے ہیں۔

سادہ لفظوں میں متوقع (Ex-aute) سے اس چیز کا اظہار ہوتا ہے جس کا منصوبہ بنایا گیا ہے جبکہ تعمیلی (Ex-Post) سرمایہ کاری سے پتہ چلتا ہے کہ اصل یا حقیقی طور پر کیا سرمایہ کاری کی گئی ہے۔ آمدنی کے تعین کے بارے میں جاننے کے لیے ہمیں اوسط مانگ کے مختلف اجزا کی منصوبہ بند قدر کو جاننے کی ضرورت ہوگی۔ آیئے دیکھیں۔

4.1.1: صرف (Cousumption)

صرف کی مانگ کا تعین کرنے والا سب سے اہم عنصر ایک کنبے کی آمدنی ہوتا ہے۔ صرف کی عمل کاری کا تعلق براہ راست آمدنی اور صرف کے درمیان ہوتا ہے۔ صرف کی عمل کاری کا سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ جس شرح پر آمدنی میں تبدیلی ہوتی ہے، اسی شرح سے صرف میں بھی تبدیلی ہوتی ہے۔ لیکن یہ بھی درست ہے کہ اگر آمدنی صفر ہو جائے، پھر بھی کچھ نہ کچھ ضرور باقی رہتا ہے۔ چونکہ اس صرف پر آمدنی سے کوئی اثر نہیں پڑتا اس لیے اس صرف کو خودمختار صرف (Autonomous Consumption) کہا جاتا ہے۔ ہم اس عمل کو مندرجہ ذیل طریقے سے

$$C = \bar{C} + cY \qquad (4.1)$$

مندرجہ بالا ایکویشن کو صرف کا عمل کہتے ہیں۔ اس میں (C) کنبے کے ذریعہ صرف کیے جانے والے اخراجات ہیں۔ ان میں دو طرح کے صرف شامل ہیں ایک خودمختار صرف اور دوسرا مصنوعی صرف (Induced Consumption) ہے جو (cY) ہے۔ خودمختار صرف کو ($\bar{C}$) سے ظاہر کیا گیا ہے۔ خودمختار صرف وہ ہوتا ہے جو آمدنی نہ ہونے کے باوجود جاری رہتا ہے جبکہ مصنوعی صرف (Induced consumption) وہ ہوتا ہے جس کا انحصار آمدنی پر ہوتا ہے۔ جب آمدنی میں ایک روپیہ کا اضافہ ہوتا ہے تو مصنوعی صرف میں بھی اسی مناسبت سے اضافہ ہوتا ہے جو MPC یا صرف کی کم از کم قوت کہلاتی ہے۔ اس کو اس طرح واضح کیا جاسکتا ہے کہ آمدنی میں تبدیلی کی شرح سے صرف کی شرح میں بھی تبدیلی ہوتی ہے۔

$$MPC = \frac{\Delta C}{\Delta Y} = c$$

آیئے اب ہم دیکھیں کہ MPC کی قدر کیا رہتی ہے۔ جب آمدنی میں تبدیلی ہوتی ہے تو صرف (Δc) میں بھی تبدیلی ہوتی ہے لیکن یہ آمدنی (ΔY) میں تبدیلی سے زیادہ نہیں ہوسکتی۔ C کی زیادہ سے زیادہ قدر 1 ہوسکتی ہے۔ دوسری جانب ایک صارف اپنی آمدنی میں تبدیلی کے باوجود اپنے صرف میں تبدیلی نہ کرنے کا فیصلہ کرسکتا ہے۔ اس صورت میں MPC=O۔ عام طور پر MPC صفر اور 1 کے

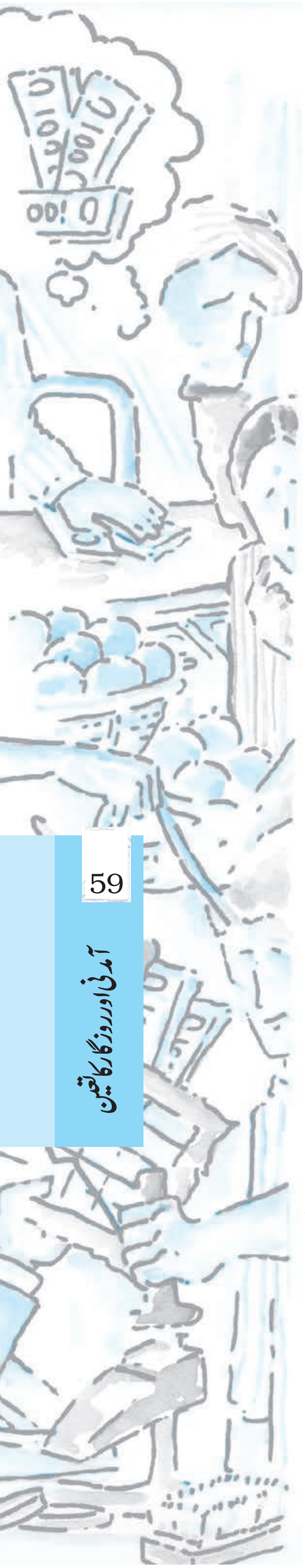

درمیان (جس میں دونوں اقدار شامل ہوں) رہتی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ آمدنی میں اضافے کے باوجود صارفین اپنے صرف میں بالکل بھی اضافہ نہیں کرتے۔ (MPC=O) یا آمدنی میں جتنی بھی تبدیلی ہوتی ہے اتنی ہی تبدیلی ان کے صرف میں بھی ہوتی ہے۔ (MPC=1) یا آمدنی میں تبدیلی کے ساتھ جزوی تبدیلی صرف میں بھی آتی ہے (O<MPC<1)

ایک ملک امیجینیا کا تصور کریں جس میں صرف (Consumption) کے عمل کو C=100+0.8Y کے طور پر ظاہر کیا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ امیجینیا کی آمدنی نہیں ہے، تب بھی اس کے شہری 100 روپے کی اشیا کا استعمال کرتے ہیں۔ اس طرح امیجینیا کا خودمختار صرف 100 روپے ہے۔ اور اس کے صرف میں تبدیلی کی شرح 0.8 ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اگر امیجینیا میں آمدنی میں 100 روپے کا اضافہ ہوتا ہے تو اس کے صرف میں 80 روپے کا اضافہ ہوگا۔

آیئے اب ہم اس کے دوسرے پہلو کو دیکھیں، یعنی بچت۔ بچت آمدنی کا وہ حصہ ہے جس کو استعمال یا صرف نہیں کیا گیا۔ دوسرے الفاظ میں

$$S=Y-C$$

ہم (MPS) میں بچت کے رجحان کی تعریف آمدنی میں اضافے کے ساتھ بچت کی شرح میں تبدیلی کے طور پر کر سکتے ہیں۔

$$MPS = \frac{\Delta S}{\Delta Y} = S$$

چونکہ S=Y–C

اس لیے

$$S = \frac{\Delta(Y - C}{\Delta Y}$$

$$= \frac{\Delta Y}{\Delta Y} - \frac{\Delta C}{\Delta Y}$$

$$= 1 - C$$

کچھ تعریفیں

صرف کی حاشیائی رجحان (MPC (Marginal Propensity to Consume: یہ آمدنی میں فی یونٹ تبدیلی کے لحاظ سے صرف میں تبدیلی ہے۔ اسے (C) سے ظاہر کیا جاتا ہے اور اس کی مساوات ہے۔

$$\frac{\Delta C}{\Delta Y}$$

بچت کا حاشیائی رجحان (MPS (Marginal Propensity to Save: یہ آمدنی میں فی یونٹ تبدیلی کے لحاظ سے بچت میں تبدیلی ہے۔ اسے (S) سے دکھایا جاتا ہے اور یہ I-C ہوتا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ

$$S+C=I$$

صرف کا اوسط رجحان (APC (Average Propensity to Consume : یہ فی یونٹ آمدنی کے لحاظ سے صرف ہوتا ہے یعنی

$$C/Y$$

بچت کا اوسط رجحان (Average Propensity to Save): یہ فی یونٹ آمدنی کے لحاظ سے بچت ہوتا ہے یعنی

$$S/Y$$

4.1.2 سرمایہ کاری (Investment)

سرمایہ کاری کی تشریح ٹھوس کیپٹل (پونجی) (جیسے مشین، عمارت، راستے وغیرہ کے علاوہ وہ چیز جو مستقبل سے معیشت کی پیداواری صلاحیت میں اضافہ کرے) اور ایک پروڈیوسر (صنعت کار) کی ملکیت (یا تیار شدہ مال کا اسٹاک) میں تبدیلی ہوتی ہے۔ اس بات کو نوٹ کریں کہ سرمایہ کاری والی اشیا (جیسے مشین) وغیرہ بھی تیار شدہ مصنوعات کا حصہ ہوتی ہیں لیکن وہ درمیان اشیا جیسے خام مال وغیرہ میں شامل نہیں ہوتیں۔ کسی معیشت میں ایک مخصوص سال کے دوران تیار کی گئی مشینیں دوسری اشیا کو تیار کرنے کے لیے اسی سال میں صرف نہیں ہوتیں بلکہ یہ کئی سال تک اپنی خدمات فراہم کرتی رہتی ہیں۔

صنعت کاروں کے ذریعہ سرمایہ کاری کے فیصلے جیسے آیا نئی مشینیں خریدی جائیں یا نہیں، بڑی حد تک بازار میں شرح سود پر منحصر ہوتے ہیں۔ البتہ آسانی کے لیے ہم فرض کر لیتے ہیں کہ ایک فرم ہر سال یکساں رقم کی سرمایہ کاری کا منصوبہ رکھتی ہے۔ اس کو ہم تعلیمی (Ex aute) سرمایہ کاری مانگ کو مندرجہ ذیل طریقے سے پیش کر سکتے ہیں۔

$$I = \overline{I} \quad (4.2)$$

یہاں $\overline{I}$ ایک مثبت قائم ہے جو ایک مخصوص سال میں معیشت میں خودمختار سرمایہ کاری کی نمائندگی کرتا ہے۔

4.2 دو شعبوں کے ماڈل میں آمدنی کا تعین (DETERMINATION OF INCOME IN TWO-SECTOR MODEL)

حکومت کے بغیر کسی معیشت میں تیار شدہ اشیا کے لیے تعلیمی اوسط مانگ، مجموعی تعلیمی صرف اخراجات اور ان اشیا پر تعلیمی سرمایہ کاری اخراجات کے برابر ہوتی ہے یعنی $AD=C+I$ مساوات (4.1) اور (4.2) کی C اور I کو گھٹا کر تیار شدہ اشیا کے لیے اوسط مانگ کو مندرجہ ذیل طریقے سے پیش کیا جا سکتا ہے۔

$$AD = \overline{C} + \overline{I} + c.Y$$

اگر تیار شدہ اشیا کی مارکیٹ متوازن ہے تو اسے مندرجہ ذیل طریقے سے لکھا جا سکتا ہے۔

$$Y = \overline{C} + \overline{I} + c.Y$$

اس میں Y تعلیمی یا منصوبہ بند اشیا کی پیداوار ہے۔ اس مساوات کو مزید دو خودمختار اصلاحات $\overline{C}$ اور $\overline{I}$ کے ساتھ ایسے لکھا جا سکتا ہے۔

$$Y = \overline{A} + c.Y \quad (4.3)$$

یہاں $\overline{A} = \overline{C} + \overline{I}$ دراصل معیشت میں کل خودمختار اخراجات ہیں۔ حقیقت میں خودمختار اخراجات کے یہ دونوں عوامل مختلف طریقے سے عمل کرتے ہیں۔ $\overline{C}$، جو ایک معیشت میں صرف کی مجموعی سطح کو ظاہر کرتا ہے، وقت گذرنے کے ساتھ بھی کم و بیش مستحکم رہتا ہے۔ البتہ $\overline{I}$ میں وقت کے ساتھ اتار چڑھاؤ دیکھا جا سکتا ہے۔

البتہ اس کی ترتیب میں احتیاط کی ضرورت ہے۔ Y کی اصطلاح اگر بائیں جانب (مساوات 4.3) ہے تو یہ تعلیمی پیداوار یا تیار اشیا کی منصوبہ بند سپلائی کی علامت ہے۔ دوسری جانب اگر یہ دائیں جانب ہے تو یہ معیشت میں تیار اشیا کی تعلیمی یا منصوبہ بند اوسط مانگ کو ظاہر کرتی ہے۔ تعلیمی سپلائی، تعلیمی مانگ کے برابر صرف اسی صورت میں ہوگی جب کہ تیار شدہ اشیا کی مارکیٹ یعنی معیشت میں توازن ہو۔ اس

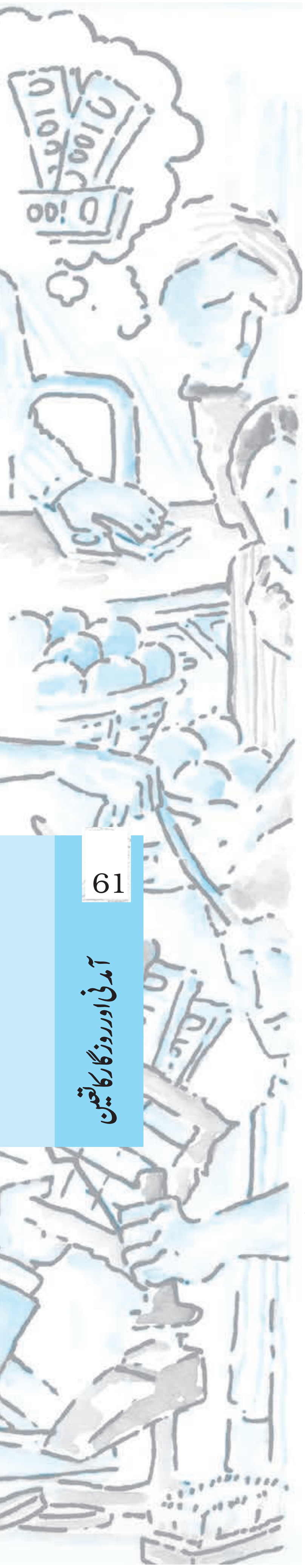

لیے مساوات (4.3) کو باب 2 کی اکاؤنٹنگ شناخت سے خلط ملط نہیں کرنا چاہیے جس میں کہا گیا ہے کہ کل پیداوار کی قدر معیشت میں تعمیلی صرف اور تعمیلی سرمایہ کاری کے میزان کے برابر ہونا چاہیے۔ اگر تیار اشیا کی تعمیلی مانگ، تیار اشیا کی پیداوار سے کم ہوتی ہے جس کا پیداکاروں نے منصوبہ بنایا تھا، اس صورت میں مساوات (4.3) پوری نہیں اترے گی۔ گوداموں میں اسٹاک میں اضافہ ہوگا جسے **سامان میں غیر مطلوبہ اضافہ** سمجھا جاتا ہے۔ یہ بات نوٹ کرنے کے قابل ہے کہ سامان یا اسٹاک پیداوار کا وہ حصہ ہوتا ہے جو فروخت نہیں ہوا ہے اور یہ فرم کے پاس ہی موجود ہے۔ تیار مال کی فہرست (Inventory) میں تبدیلی کو مال میں سرمایہ کاری کہا جاتا ہے۔

یہ تبدیلی منفی بھی ہوسکتی ہے اور مثبت بھی۔ اگر مال کی فہرست (inventory) میں اضافہ ہوتا ہے تو یہ مال میں مثبت سرمایہ کاری کہلائے گی جبکہ اگر کمی ہوتی ہے تو اسے مال میں منفی سرمایہ کاری کہا جائے گا۔ مال میں سرمایہ کاری دو وجوہات سے ہوسکتی ہے۔ (i) فرم مختلف وجوہات سے اپنے پاس کچھ اسٹاک رکھنے کا فیصلہ کرتی ہے (اس کو منصوبہ بند انوینٹری سرمایہ کاری کہا جاتا ہے) (ii) سامان کی فروخت طے شدہ منصوبے کے مطابق نہیں ہوتی، اس صورت میں بھی فرم کو مال کی فہرست میں اضافہ/کمی کرنی پڑتی سکتی ہے (اسے غیر منصوبہ بند انوینٹری سرمایہ کاری کہا جاتا ہے)۔ اس لیے اگرچہ منصوبہ بند Y، منصوبہ بند C+I سے زیادہ ہے، تو حقیقی Y، C+I کے برابر ہوگا جس میں اضافی پیداوار غیر مطلوبہ انوینٹری میں اضافہ کو ظاہر کرے گا اور اکاؤنٹنگ میں تعمیلی I دائیں جانب دکھایا جائے گا۔

اس مرحلے میں ہم معیشت میں ایک حکومت کو متعارف کرا سکتے ہیں۔ حکومت کی اہم اقتصادی سرگرمیوں کو مالیاتی ٹیکس (T) کے ذریعہ جبکہ اشیا اور خدمات پر سرکاری اخراجات کو (G) کے ذریعہ ظاہر کیا جاسکتا ہے جو دونوں ہی ہمارے تجزیے کے لیے خود مختار ہیں۔ حکومت، تیار شدہ اشیا اور خدمات پر اپنے (G) اخراجات کے ذریعہ دوسری فرموں اور کنبوں کی طرح اوسط مانگ میں اضافہ کرتی ہے۔ دوسری جانب حکومت اپنے نافذ کردہ ٹیکس کے ذریعہ کنبوں کی آمدنی میں کچھ حصہ وصول کرلیتی ہے، اس طرح خرچ کی جانے والی آمدنی $Y_d=Y-T$ ہوجاتی ہے۔ کنبے اس قابلِ خرچ آمدنی کا ایک حصہ ہی استعمال کے لیے خرچ کرتے ہیں۔ اس لیے مساوات (4.3) میں حکومت کو شامل کرنے کے لیے مندرجہ ذیل تبدیلی کرنی ہوگی۔

$$Y = \bar{C} + \bar{I} + G + c(Y - T)$$

اس بات کو نوٹ کریں کہ $\bar{C}$ یا $\bar{I}$ کی طرح $G - c.T$، صرف خود مختار $\bar{A}$ میں اضافہ کرتی ہے۔ اور یہ تجزیہ میں کسی قسم کی قابل قدر تبدیلی پیدا نہیں کرتی۔ ہم اس بقایہ باب میں آسانی کے لیے حکومت کے سیکٹر کو نظر انداز کردیں گے۔ اس بات کا بھی مشاہدہ کیا گیا ہے کہ حکومت کے ذریعہ بالواسطہ ٹیکس اور سبسڈی کے عائد کیے بغیر کسی معیشت میں پیدا تیار اشیا اور خدمات کی کل قدر، جی ڈی پی، قومی آمدنی کے برابر ہی ہوگی۔ اس لیے اب باقی باب میں ہم Y کو جی ڈی پی یا قومی آمدنی کے طور پر پیش کریں گے۔

4.3 مختصر مدت میں متوازی آمدنی کا تعین:
(DETERMINATION OF EQUILIBRIUM INCOME IN SHORT RUN)

آپ خردہ معیشت (Microeconomics) کے اصول کو یاد کریں جس میں ہم نے واحد مارکیٹ میں مانگ اور سپلائی کے درمیان توازن کا تجزیہ کیا تھا جس میں مانگ اور سپلائی کے خطوط قیمت اور مقدار میں توازن کا تعین کرتے ہیں خردہ معیشت کی تھیوری میں ہم دو اقدامات اٹھاتے ہیں۔ پہلے قدم پر ہم قیمت کی سطح کو اپنی جگہ قائم رکھتے ہوئے توازن قائم کرتے ہیں، دوسرے مرحلے میں ہم قیمت کی سطح میں تبدیلی کی اجازت دیتے ہیں اور اس کے بعد خردہ معیشت میں توازن کا تجزیہ کرتے ہیں۔

© NCERT not to be republished

قیمت کی سطح کو اپنی جگہ قائم رکھنے کا کیا جواز ہے؟ اس کے لیے دو وجوہات دی جاسکتی ہیں۔(i) پہلے مرحلے میں ہم ایک ایسی معیشت کا تصور کرتے ہیں جس میں وسائل، مشینری، عمارتوں اور مزدوروں کو استعمال نہیں کیا گیا۔ ایسی صورت میں کم ہوتے ہوئے ریٹرن کا قانون نافذ نہیں ہوگا؛ اور اضافی ماحصل (Output) حاشیائی لاگت (Marginal cost) میں اضافہ کیے بغیر بڑھایا جاسکتا ہے۔ اسی کے مطابق، اگر پیداوار کی مقدار میں تبدیلی بھی ہو تو بھی قیمت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔(ii) یہ صرف آسانی کے لیے فرض کیا گیا ہے جسے بعد میں تبدیل کر دیا جائے گا۔

4.3.1: کلی معیشت کا توازن جبکہ قیمت کی سطح قائم ہو:
(Marcoeconomics Equilibriumwith Price Leve Fixed)

(A): گراف کا طریقہ:

جیسا کہ پہلے واضح کیا جاچکا ہے، صارفین کی مانگ کو مندرجہ ذیل مساوات کے ذریعہ دکھایا جاسکتا ہے۔

$$C=\bar{C}+cY$$

یہاں $\bar{C}$ ، خودمختار اخراجات ہیں جبکہ (C) حاشیائی صرف کا رجحان ہے۔

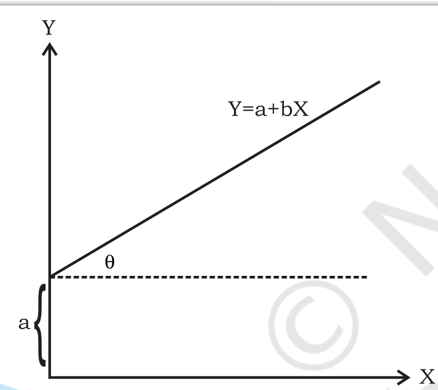

تصویر: 4.1

اس تعلق کو گراف کے ذریعہ کیسے دکھایا جا سکتا ہے؟ اس کا جواب دینے کے لیے ہمیں خطی مساوات کی قاطع شکل کو یاد کرنا پڑے گا۔

$$Y=a+bx$$

یہاں × اور Y تغیر پذیر ہیں اور ان کے درمیان خطی تعلق موجود ہے۔ a اور b قائم ہیں۔ یہ مساوات تصویر 4.1 میں دکھائی گئی ہے۔ قائم (a) کو y خط پر قاطع کے طور پر دکھایا گیا ہے، یعنی y کی قدر کو دکھاتا ہے جبکہ × صفر ہو۔ قائم (b) خط کا ڈھلان ہے یعنی $b=\theta$

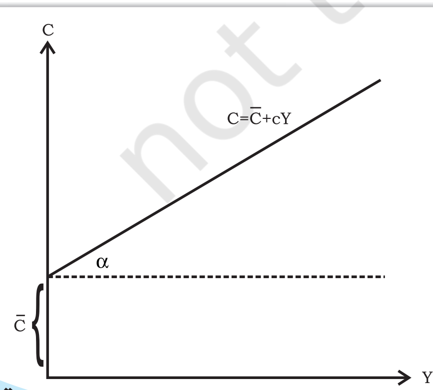

تصویر: 4.2

صرفی عمل (Consumption Function)

گراف کے ذریعہ اظہار:

اسی دلیل کو استعمال کرتے ہوئے صرفی عمل (Consumption Function) کو مندرجہ ذیل طریقے سے پیش کیا جاسکتا ہے۔

صرفی عمل:

جہاں $\bar{C}$ = صرفی عمل قطع کرتا ہے۔

C = صرفی عمل کا ڈھلان = $\tan \alpha$

© NCERT not to be republished

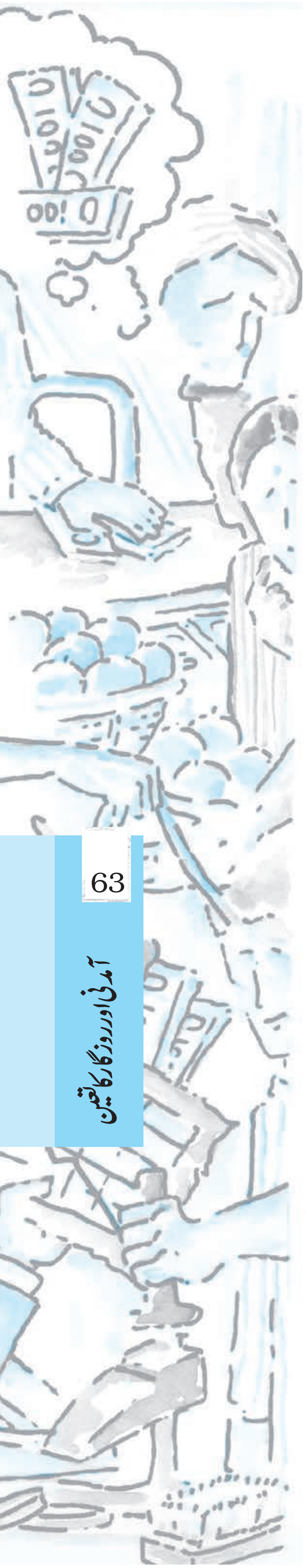

سرمایہ کاری عمل (Investment Function)

گراف کے ذریعہ اظہار:

دوشعبوں والے ماڈل میں قطعی مانگ دو ذرائع سے حاصل ہوتی ہے جس میں پہلی مانگ صرف کے لیے جبکہ دوسری مانگ سرمایہ کاری کے لیے ہوتی ہے۔

سرمایہ کاری کے عمل کو ظاہر کیا جاتا ہے۔ =I گراف میں، اسے افقی خط پر $\bar{I}$ کے برابر دکھایا گیا ہے۔ اس مثال میں $\bar{I}$ خودمختار ہے جس کا مطلب ہے کہ آمدنی چاہے جو بھی ہو، یہ اپنی جگہ قائم ہے۔

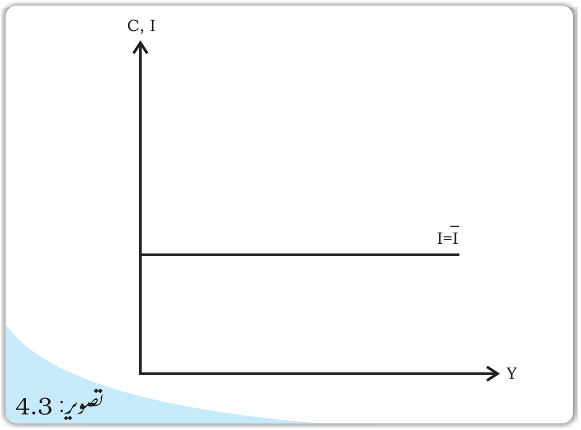

تصویر: 4.3

اوسط مانگ (Aggregate demand)

گراف کے ذریعہ اظہار:

اوسط مانگ کا عمل آمدنی کی ہر سطح پر کل مانگ (صرف اور سرمایہ کاری کے لیے مانگ کا مجموعہ) کو ظاہر کرتا ہے۔ گراف کے ذریعہ اوسط مانگ کے عمل کو عمودی خط پر صرف اور سرمایہ کاری کو جمع کر کے دکھایا جا سکتا ہے۔ یعنی

$$OM = \bar{C}$$
$$OJ = \bar{I}$$
$$OL = \bar{C} + \bar{I}$$

اوسط مانگ کا عمل صرف کے عمل کے متوازی ہوتا ہے یعنی ان کا ایک ہی ڈھلان ہوتا ہے۔ یہاں یہ بات نوٹ کرنی چاہیے کہ یہ عمل تعمیلی مانگ کو ظاہر کرتا ہے۔

کلی معاشیات کے توازن میں سپلائی (Supply Side of Macroeconomics Equilibrium)

خردہ معاشیات میں، ہم ایک ڈائی گرام میں سپلائی کے خط کو قیمت کے ساتھ عمودی خط پر دکھاتے ہیں جبکہ ترسیل شدہ مقدار کو افقی خط پر دکھاتے ہیں۔ کلی معاشیات کے نظریے کے پہلے مرحلے میں ہم قیمت کی سطح کو قائم کر طور پر لیتے ہیں۔ چونکہ تمام وسائل استعمال نہ ہونے کی وجہ سے دستیاب ہیں۔ اس لیے ہم فرض کر لیتے ہیں کہ جی ڈی پی بلارکاوٹ اوپر نیچے ہوسکتی ہے۔ جی ڈی پی کی سطح چاہے جتنی ہو، اشیا کی سپلائی اتنی ہوگی اور اس میں قیمت کا کوئی رول نہیں ہوگا سپلائی کی صورتحال °45 کے خط سے ظاہر کی گئی ہے۔

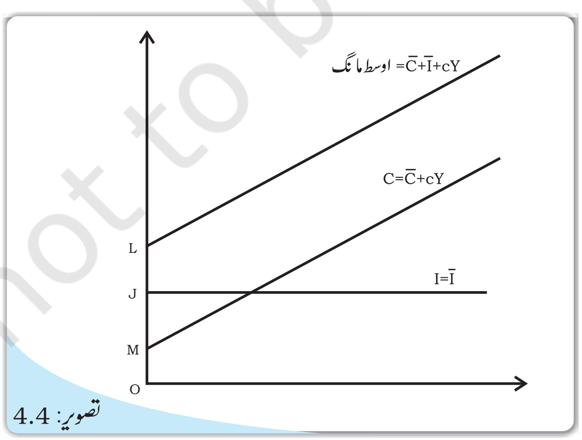

تصویر: 4.4

اوسط مانگ، صرف اور سرمایہ کاری کے عمل کو عمودی طور پر شامل کر کے حاصل کی جاسکتی ہے۔

اب اس °45 کے خط میں یہ خصوصیت ہے کہ اس کے عمودی اور افقی خطوط پر یکساں نقطے موجود ہیں۔

© NCERT not to be republished

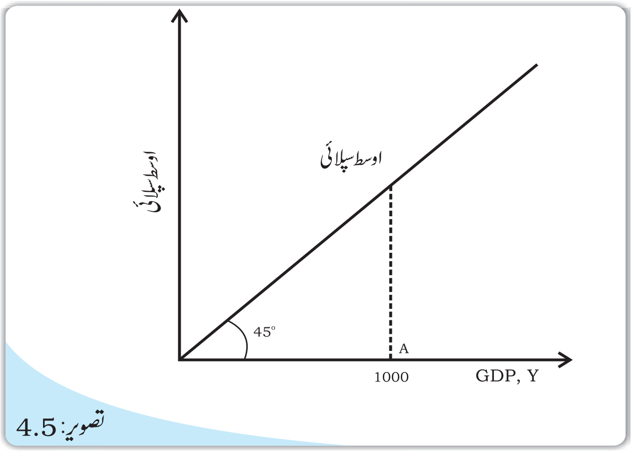

اوسط سپلائی کا خط 45^0 کے ساتھ

فرض کیجیے، A پوائنٹ پر جی ڈی پی 1000 ہے اس کے لیے کتنی سپلائی ہوگی؟ جواب ہوگا 1000 روپے کی قیمت کی اشیا- یہ نقط کہاں دکھایا جائے گا؟ اس کا جواب ہوگا پوائنٹ A پر سپلائی کا نقطہ B پر ہوگا جو 45° لائن اور عمودی لائن کو A پر کاٹے گا۔

توازن (Equilibrium)

توازن (Equilibrium) کو گراف میں ایک ڈائیگرام میں تعیلی اوسط مانگ اور سپلائی کو ایک ساتھ رکھ کر ظاہر کیا گیا ہے (تصویر 4.6) جہاں تعیلی اوسط مانگ، تعلیمی سپلائی کے برابر ہوگی، وہی توازن ہوگا۔ توازن کا یہ پوائنٹ E ہے اور آمدنی کا توازن OY, ہے۔

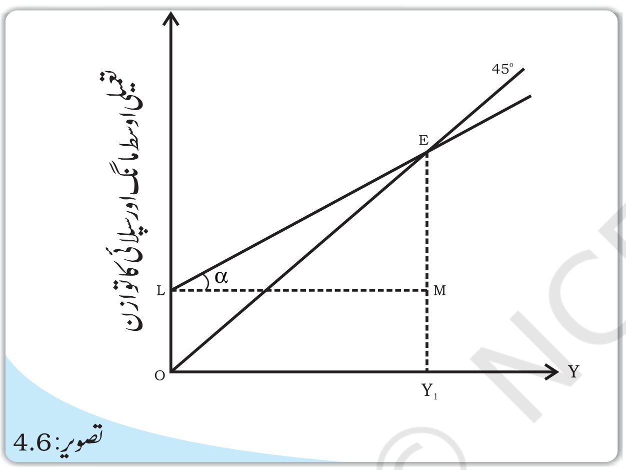

تعیلی اوسط مانگ اور سپلائی کا توازن

(B) الجبرا کا طریقہ (Algebrie Method)

تعیلی اوسط مانگ = $\bar{I}+\bar{C}+cY$

تعیلی اوسط سپلائی = Y

توازن کے لیے ضروری ہے کہ سپلائی کرنے والوں کے منصوبے ان سے میل کھاتے ہوں جو معیشت میں قطعی مانگ فراہم کرتے ہیں۔ اس طرح، اس صورت حال میں تعیلی اوسط مانگ = تعیلی اوسط سپلائی

$$\bar{C}+\bar{I}+cY=Y$$

$$Y(I-C)=\bar{C}+\bar{I}$$

4.4 $$Y=\frac{\bar{C}+\bar{I}}{(I-C)}$$

4.3.2: اوسط مانگ میں آزاد تبدیلی کا آمدنی اور ماحصل پر اثر (Effect of an Autonomous Change in Aggregate Demand on Income and Output)

ہم دیکھ چکے ہیں کہ آمدنی میں توازن کی سطح کا انحصار اوسط مانگ پر ہوتا ہے۔ اس لیے اگر اوسط مانگ میں تبدیلی ہوتی ہے تو آمدنی کے توازن کی سطح تبدیل ہوجاتی ہے۔ ایسا مندرجہ ذیل صورت حال میں سے کسی ایک میں ہوسکتا ہے۔

© NCERT not to be republished

(1) صرف میں تبدیلی: ایسا (i) $\bar{C}$ میں تبدیلی ہونے پر (ii) C میں تبدیلی ہونے پر ہوسکتا ہے۔

(2) سرمایہ کاری میں تبدیلی: ہم فرض کر چکے ہیں کہ سرمایہ کاری ($\bar{I}$) آزاد ہوتا ہے۔ البتہ اس کا مطلب یہ نہیں کہ یہ اس کا انحصار آمدنی پر نہیں ہوتا۔ آمدنی کے علاوہ بھی کئی دیگر تغیرات ہوسکتے ہیں جن سے اصل کاری یا سرمایہ کاری پر اثر پڑ سکتا ہے۔ ایک اہم عنصر آمدنی کی دستیابی ہے: قرض کی آسان دستیابی سے سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ دوسرا عنصر شرح سود ہے: سود کی شرح دراصل اصل کاری والے فنڈ کی لاگت ہوتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ زیادہ شرح سود کی وجہ سے فرموں میں اصل کاری کا رجحان کم ہوگا۔ آیئے اب ہم مندرجہ ذیل مثال کی مدد سے سرمایہ کاری میں تبدیلی کو سمجھیں۔

فرض کریں C=40+0.8Y ، $\bar{I}$ =10 – اس صورت میں آمدنی کا توازن (مساوات Y سے AD کی مدد سے) ہوگا 205[1]۔

اب اگر سرمایہ کاری بڑھ کر 20 ہو جاتی ہے تو نیا توازن 300 ہوگا۔ اسے ہم گراف میں سمجھ سکتے ہیں۔ آمدنی میں یہ اضافہ اصل کاری میں اضافے کی وجہ سے ہوا ہے چونکہ یہاں آزاد اخراجات کا ہی ایک عامل ہے۔

جب آزاد اصل کاری میں اضافہ ہوتا ہے تو AD_1 خط متوازی طور پر اوپر جاتا ہے اور AD_2 کی پوزیشن پر پہنچ جاتا ہے۔ ماحصل (Output) (Y) پر اوسط مانگ کی قدر Y_1F ہوگی جو ماحصل کی قدر $OY_1=Y_1E_1$ سے E_1F کے برابر زیادہ ہوگی۔ E_1F اس اضافی مانگ کی پیائش کرتا ہے جو معیشت میں آزاد اخراجات میں اضافے کے نتیجے ظاہر ہوتی ہے۔ اس طرح E_1 اب توازن کا مظہر نہیں ہوگا۔ تیار شدہ اشیا کی مارکیٹ میں توازن کا نیا نقطہ تلاش کرنے کے لیے ہمیں اس پوائنٹ کو دیکھنا ہوگا جہاں نئی اوسط مانگ کا خط AD_2، 45° کی خط کو قطع کرتا ہے۔ یہ E_2 پر ہوتا ہے اس لیے توازن کا نیا پوائنٹ E_2 ہوگا۔ اس طرح ماحصل اور اوسط مانگ کی نئی توازن قدر Y_2 اور AD_2 ہوگی۔

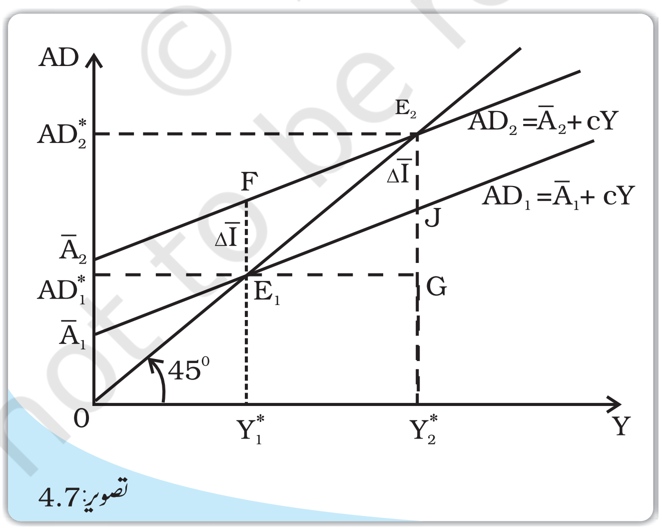

تصویر: 4.7
غیر متغیر قیمت کے ماڈل میں ماحصل توازن اور اوسط مانگ

اس بات کو نوٹ کریں کہ نئے توازن میں ماحصل اور اوسط مانگ میں اضافہ ہوا ہے یعنی $E_1G=E_2G$ اور یہ آزاد اخراجات میں بنیادی اضافے سے زیادہ ہے۔

$$\Delta\bar{I} = E_1F = E_2J$$

اس طرح ظاہر ہوتا ہے کہ آزاد اخراجات میں بنیادی اضافہ اوسط مانگ اور ماحصل کے توازن کا ضارب ہوگا۔ ایسا کیوں ہوتا ہے کہ اوسط مانگ اور ماحصل آزاد اخراجات میں بنیادی اضافے کی مقدار سے زیادہ ہوتا ہے؟ ہم اس پر 4.3.3 میں بحث کریں گے۔

[1] $Y=C+I=40+0.8Y+10$، اس لیے $Y=50+0.8Y$ اور $Y=\frac{1}{1-0.8}50=250$

© NCERT not to be republished

4.3.3 ضارب میکانزم: (The Multiplier Mechanism)

پچھلے سیکشن میں ہم نے دیکھا کہ آزاد اخراجات میں 10 یونٹ کی تبدیلی سے توازن آمدنی میں 50 یونٹ کی تبدیلی ہوتی ہے۔ (250 سے 300)۔ اسے ہم ضارب میکانزم پر نظر ڈال کر سمجھ سکتے ہیں جو مندرجہ ذیل ہے۔

تیار شدہ اشیا کی پیداوار میں کئی عناصر، جیسے مزدوری، سرمایہ، زمین اور صنعتکاری شامل ہوتے ہیں۔

حکومت کے ذریعہ بالواسطہ ٹیکس نہیں لگانے یا سبسڈی نہیں دینے کی صورت میں آخری اشیا کے کل برآمد کی قدر یا کل گھریلو پیداوار قومی آمدنی کے برابر ہوگی۔ آخری اشیا کی پیداوار میں محنت، پونجی، زمین اور مہم جوئی جیسے عوامل کو لگایا جاتا ہے۔ جو علی الترتیب محنت کی مزدوری، پونجی کا سود، زمین کا کرایہ وغیرہ ہوتا ہے۔ باقی بچا ہوا مہم جو کے پاس رہتا ہے، جسے منافع کہا جاتا ہے۔ لہٰذا معیشت میں کل عامل ادائیگی کی جمع، قومی آمدنی، آخری اشیا کے برآمد کی کل قدر، کل گھریلو پیداوار کے برابر ہوتی ہے۔ درج بال مثال میں اضافی برآمد کی قدر 10 کو مختلف عوامل میں عامل کی ادائیگی کے طور پر تقسیم کر دیا جاتا ہے اور اسی طرح معیشت کی آمدنی میں 10 کا اضافہ ہوتا ہے۔ جب آمدنی میں 10 کا اضافہ ہوتا ہے۔ کیونکہ لوگ، صرف پر اپنی اضافی آمدنی کا (0.8) (صرف کا حاشیائی رجحان 0.8 خرچ کرتے ہیں لہٰذا اگلے دور کی معیشت میں کل مانگ میں 10(0.8) کا اضافہ ہوتا ہے اور پھر 10(0.8) کے برابر زائد مانگ پیدا ہوتی ہے۔ اسی لیے اگلے پیداواری دور میں پھر توازن قائم کرنے کے لیے پیداکار اپنے منصوبہ بند آمد میں 10 (0.8) کا اضافہ کرتا ہے۔ جب اس اضافی برآمد کو پیداوار کے عوامل کے درمیان تقسیم کر دیا جاتا ہے تو معیشت کی آمدنی میں 10(0.8) کا اضافہ ہوتا ہے اور صارف مانگ بڑھ کر $(0.8)^2 10$ ہو جاتی ہے۔ پھر اسی مقدار میں زائد مانگ پیدا ہوتی ہے۔ یہ عمل ایک دور کے بعد دوسرے دور میں مسلسل جاری رہتا ہے۔ ہر ایک دور میں پیداکار زائد مانگ کو دور کرنے کے لیے اپنے برآمد میں اضافہ کرتا ہے اور صارف اسی اضافی پیداوار سے اپنی اضافی آمدنی کا ایک حصہ صرفی مدوں پر خرچ کرتا ہے اور اس سے اگلے دور میں پھر زائد مانگ کی تخلیق ہوتی ہے۔

جدول 4.1 آخری اشیا بازار میں ضارب میکانیک

	صرف	مجموعی مانگ	برآمد/آمدنی
دور 1	0	10 (Autonomous Increment)	10
دور 2	(0.8) 0	(0.8)10	(0.8)10
دور 3	(0.8)10	$(0.8)^2 10$	$(0.8)^2 10$
دور 4	(0.8)10	$(0.8)^3 10$	$(0.8)^3 10$
-	-	-	-
-	-	-	-
-	-	-	-
وغیرہ۔	-	-	-

ہر ایک دور میں آخری اشیا کے برآمد کی قدر (معیشت کی آمدنی) میں اضافے کی پیمائش آخری کالم میں کی گئی ہے۔ دوسرے اور تیسرے کالم معیشت میں کل اخراجات صرف میں اضافہ اور اس طرح کل مانگ کی قدر میں اضافے کی پیمائش کی گئی ہے۔ غور کریں کہ متواتر دور میں آخری اشیا کے برآمد میں اضافہ دھیرے دھیرے گھٹ رہا ہے۔ لہٰذا کئی دور کے بعد اضافہ درحقیقت صفر ہو جائے گا اور متواتر دور سے برآمد کو متاثر کرنے والے دور متقارب عمل کو ظاہر کرتے ہیں۔ آخری اشیا کے برآمد میں کل اضافے کو حاصل کرنے کے لیے ہمیں آخری کالم میں جیومیٹریسلسلے کی جمع حاصل کرنی چاہیے، یعنی۔

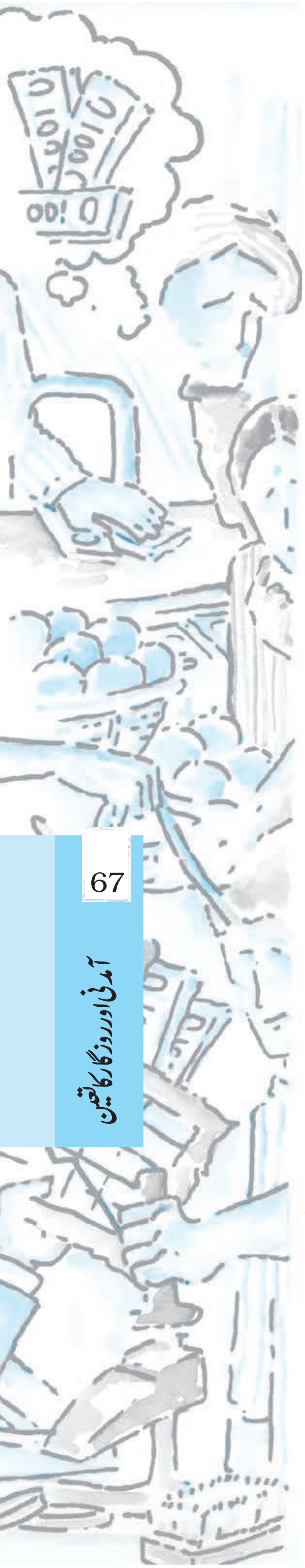

$$10 + (0.8)10 + (0.8)^2\ 10 + \cdots\cdots\infty$$
$$= 10\ \{1 + (0.8) + (0.8)^2 + \cdots\cdots\infty\} = \frac{10}{1-0.8} = 50$$

لہٰذا آزاد خرچ میں ابتدائی اضافے سے کل برآمد کے قدر توازن میں زیادہ اضافہ ہوتا ہے۔ آخری اشیا کے برآمد کے قدر توازن میں کل اضافہ اور آزاد خرچ میں ابتدائی اضافے کے تناسب کو معیشت کا برآمد ضارب (Out-put multiplier) کہتے ہیں۔ یہ بھی یاد رکھنا ہے کہ 10 اور 0.8 علی الترتیب $\Delta \bar{I} = \Delta \bar{A}$ اور mpc قدر کو ظاہر کرتے ہیں۔ لہٰذا ضارب کا اظہار اس طرح تحریر کیا جاسکتا ہے۔

$$\text{برآمد ضارب} = \frac{\Delta Y}{\Delta \bar{A}} = \frac{1}{1-c} \qquad (4.5)$$

جہاں ΔY آخری شے برآمد کا کل اضافہ اور $c = \text{mpc}$ (صرف کا حاشیائی رجحان ہے) دیکھیں کہ ضارب کی سائز c کی قدر پر منحصر ہے۔ جیسے جیسے c بڑھتا ہے۔ ضارب میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔

کفایت کا تناقص (Paradox of Thrift)

اگر معیشت کے سبھی لوگ اپنی آمدنی سے بچت کا تناسب بڑھادیں (یعنی اگر معیشت کی بچت کا حاشیائی رجحان بڑھ جاتا ہے) تو معیشت میں بچت کی کل قدر میں اضافہ نہیں ہوگا یعنی اس سے یا تو بچت میں کمی آئے گی یا وہ غیر متبدل رہے گا۔ اس نتیجے کو کفایت کے تناقص کے طور پر (paradox of thrift) جانا جاتا ہے جو یہ بتاتا ہے کہ جب لوگ زیادہ کفایتی ہے جاتے ہیں تو وہ کم وبیش پہلے کی طرح ہی بچت کرتے ہیں۔ یہ نتیجہ اگرچہ ناممکن سا لگتا ہے لیکن درحقیقت یہ اس ماڈل کا صحیح اطلاق ہے جو ہم نے پڑھا ہے۔

اس مثال پر مزید غور کرتے ہیں۔ مان لیجیے کہ Y کا ابتدائی توازن = 250 اور لوگوں کے اخراجات کے انداز میں خارجی یا آزاد شفٹ ہوتا ہے۔ وہ اچانک زیادہ کفایتی ہوجاتے ہیں۔ ایسا کسی بڑی جنگ یا کسی دیگر منڈلانے والے خطرے کے بارے میں نئی اطلاع کے سبب ہوسکتا ہے۔ اس کے نتیجے میں لوگ اپنے خرچ میں زیادہ محتاط اور میانہ رو ہوجاتے ہیں۔ لہٰذا معیشت میں بچت کے حاشیائی رجحان (mps) میں اضافہ ہوتا ہے یا متبادل طور پر صرف کا حاشیائی رجحان (mpc) 0.8 سے گھٹ کر 0.5 رہ جاتا ہے۔ ابتدائی آمدنی سطح $AD^*_1 = Y^*_1 = 250$ پر صرف کے حاشیائی رجحان میں اچانک کمی کل صرفی اخراجات میں کمی کی دلالت ہوگی جو کل مانگ، $AD = \bar{A} + cY\ (0.8 - 0.5)\ 250 = 75$ کی مقدار کے برابر ہوگی۔ اسے صرفی اخراجات میں آزاد کٹوتی کہا جاسکتا ہے۔ یہ کٹوتی اس حد تک ہوسکتی ہے جو صرف کے حاشیائی رجحان میں کسی خارجی وجہ سے تبدیل ہورہی ہے اور یہ ماڈل کے متغیرات میں تبدیلی کے نتیجے میں نہیں ہوتا۔ لیکن جب کل مانگ 75 تک کمی ہوتی ہے تو برآمد $Y^*_1 = 250$ میں کمی آجاتی ہے اور معیشت میں اس سے 75 کے برابر تک زائد رسد پیدا ہوجاتی ہے۔ گوداموں میں مال بھرا پڑا رہتا ہے اور پیدا کار بازار میں توازن کو دوبارہ قائم کرنے کے لیے اگلے اور آمدنی میں 75 کی کمی

© NCERT not to be republished

ہوگی۔ جیسے جیسے آمدنی میں کمی ہوتی ہے۔ لوگ مناسب طور پر صرف میں کٹوتی کرتے ہیں۔ لیکن اس بار صرف کے حاشیائی رجحان کی نئی قدر کے مطابق جو کہ 0.5 ہے، کٹوتی ہوتی ہے۔ صرفی اخراجات اور کل مانگ میں اس طرح 75(0.5) کی کمی ہوتی ہے۔ جس سے بازار میں پھر زائد رسد کی تخلیق ہوتی ہے۔ لہٰذا اگلے دور میں پیدا کار پھر برآمد میں 75 (0.5) کی کٹوتی کرتے ہیں۔ لوگوں کی آمدنی اس کے مطابق گھٹتی ہے اور اخراجات صرف اور کل مانگ میں پھر $75\ (0.5)^2$ کی کمی پیدا ہوتی ہے۔ یہ عمل متواتر جاری رہتا ہے۔ لیکن جیسا کہ متواتر دور کے اثرات کی انحطاط پزیدی سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ عمل میں تقارب ہوتا ہے۔ برآمد اور کل مانگ کی قدر میں کل کتنی کمی ہے؟ اگر لامتناہی سلسلے

$75 + (0.5)\ 75 + (0.5)^2\ 75 + \cdots \infty$ کو جوڑ دیں تو برآمد میں کل کٹوتی

$$\frac{75}{1-0.5} = 150$$

لیکن اس کا مطلب ہے کہ معیشت میں نیا توازنی برآمد صرف $Y^*_2 = 100$ ہے۔ اور لوگ کی مجموعی بچت کر رہے جبکہ پہلے کے توازن کے تحت ان کی بچت سابقہ صرف کے حاشیائی رجحان پر $C_1 = 0.8$ لہٰذا معیشت میں بچت کی کل قدر غیر متبدل رہتی ہے۔

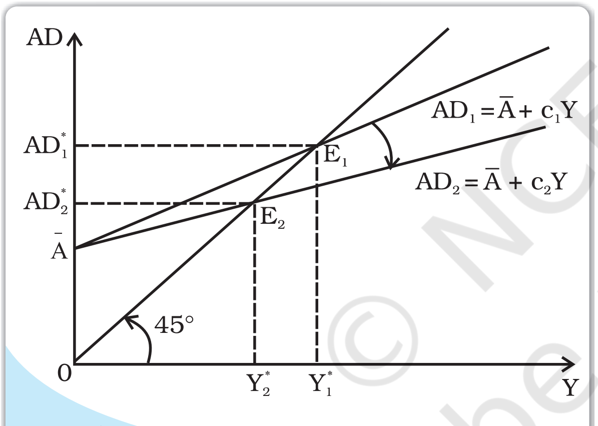

تصویر: 4.8

کفایت کا تناقص۔ کل خط طلب کا نیچے کی طرف جھکاؤ

سیکشن 4.3.2 ہم نے AD لائن میں دو قسم کی پیرامیٹر کی تبدیلیوں کے بارے میں ذکر کیا۔ جب $\bar{A}$ میں تبدیلی ہو تو خط میں متوازی طور پر اوپر کی طرف یا نیچے کی طرف شفٹ ہوتی ہے۔ لیکن جب c میں تبدیلی ہوتی ہے تو خط اوپر یا نیچے کی طرف چمکتا ہے۔ صرف کے حاشیائی رجحان میں اضافہ یا بحث کے حاشیائی رجحان میں کمی سے خط AD کے ڈھلان میں کمی آتی ہے اور یہ نیچے کی طرف چمکتا ہے۔ اس حالت کی خاکہ کشی شکل 4.6 میں کی گئی ہے۔

پیرامیٹروں کی ابتدائی قدر $\bar{A} = 50$ اور $c = 0.8$ پر برآمد کی قدر توازن اور کل مانگ مساوات 4.4 میں

$$Y^*_1 = \frac{50}{1-0.8} = 250$$

پیرامیٹر کی تبدیل شدہ قدر $c = 0.5$ کے تحت برآمد اور کل مانگ نیا قدر توازن ہے

$$Y^*_2 = \frac{50}{1-0.5} = 100$$

متوازن برآمد اور کل مانگ میں 150 کی کمی ہوتی ہے جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بچت کی کل قدر میں کوئی تبدیلی نہیں

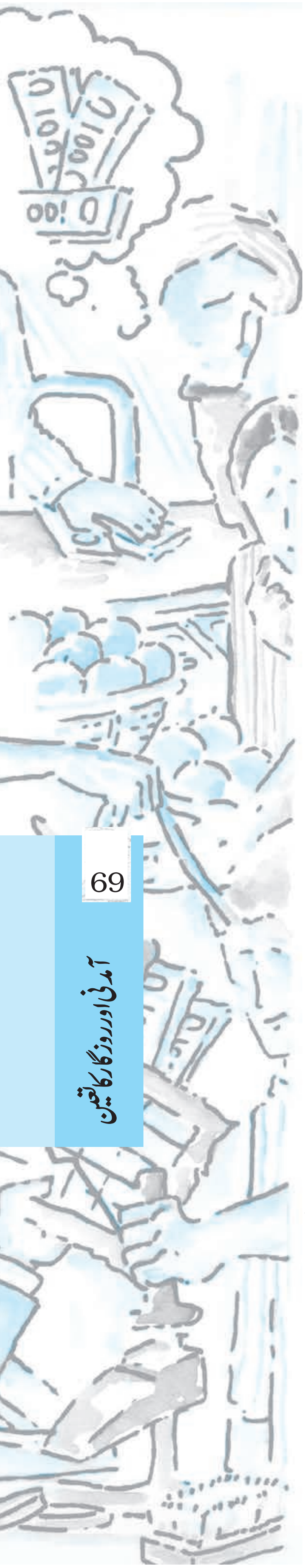

4.4 کچھ مزید تصور (Some Other Concept)

ایک معیشت میں ماحصل توازن تصرف (Employment) کی سطح کا بھی تعین کرتا ہے جس میں پیداوار کے دیگر عوامل کی مقدار مقرر ہو۔ (ایک اوسط سطح پر پیداوری عمل کے بارے میں تصور کریں)۔ اس کا مطلب ہے کہ Y کی AD کے ساتھ برابری کے ذریعہ متعین ماحصل (Output) کی سطح پر ماحصل کی اسی سطح کا ہونا ضروری نہیں ہے جس پر سبھی مصروف (Employed) ہوں۔

آمدنی کے مکمل تصرف (Employment) کی سطح وہ سطح ہوتی ہے جہاں پیداوار کے تمام عوامل پیداوری عمل میں پوری طرح استعمال کیے جائیں۔ آپ کو یاد ہوگا کہ Y اور AD کے درمیان توازن کے پوائنٹ سے بھی یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ وسائل کا پوری طرح تصرف کیا گیا ہے۔ توازن کا مطلب صرف یہ ہے کہ اگر اس کو ایسے ہی چھوڑ دیا جائے تو معیشت میں بے روزگاری ہونے پر بھی معیشت میں آمدنی کی سطح میں تبدیلی نہیں ہوگی۔ پیداواری توازن کی سطح ماحصل کے مکمل تصرف کی سطح سے کم یا زیادہ ہوسکتی ہے۔ اگر یہ ماحصل کے مکمل تصرف کی سطح سے کم ہے تو اس کا مطلب ہے کہ مانگ اتنی نہیں ہے کہ پیداوار کے تمام عوامل کو استعمال کیا جائے۔ اس صورت حال کو مانگ کی کمی یا Deficient Demand کہا جاتا ہے۔ اس کی وجہ سے طویل مدت میں قیمتوں میں گراوٹ آتی ہے۔ دوسرے جانب، اگر ماحصل (Output) کے توازن کی سطح مکمل تصرف کی سطح سے زیادہ ہے تو اس کا مطلب ہے کہ مکمل تصرف کی سطح پر کی جانے والی پیداوار کی سطح مانگ سے کم ہے۔ اس صورت حال کو اضافی مانگ Excess Demand کہا جاتا ہے۔ اس صورت حال میں طویل مدت میں قیمتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔

خلاصہ

جب کسی خاص سطح قیمت پر آخری شے کی کل مانگ، کل رسد کے برابر ہوتی ہے تو آخری شے یا پیداوار بازار توازن کی حالت میں ہوتا ہے۔ آخری شے کی کل مانگ میں متوقع صرف، متوقع اصل کاری، سرکاری خرچ وغیرہ آتے ہیں۔ آمدنی میں اکائی اضافے کے سبب متوقع صرف میں اضافے کی شرح کر صرف کا حاشیائی رجحان کہتے ہیں۔ آسانی سے لحاظ سے معیشت میں آخری شے کی سطح کے تعین کے لیے قلیل مدت میں ہم کل مانگ ایک قائم آخری شے قیمت اور قائم شرح سود کو مان لیتے ہیں۔ قلیل مدت میں ہم یہ بھی مان لیتے ہیں کہ اس قیمت پر کل رسد پوری طرح لوچ دار ہے۔ ان صورت حال میں کل برآمد کا تعین صرف کل مانگ کی سطح پر ہی ہوتا ہے۔ اسے مؤثر مانگ کا نظریہ کہتے ہیں۔ آزاد خرچ میں اضافہ (کمی) کے سبب ضارب عمل کے ذریعہ آخری شے کی کل برآمد میں بڑی مقدار میں اضافہ (کمی) واقع ہوتی ہے۔

© NCERT not to be republished

کلیدی تصورات

مجموعی مانگ	(Aggregate demand)	مجموعی رسد	(Aggregate supply)
توازن	(Equilibrium)	متوقع	(Ex ante)
تعمیلی	Ex post	متوقع صرف	Ex ante consumption
صرف کا حاشیائی رجحان	Marginal propensity to consume	متوقع اصل کاری	Ex ante investment
مال نامے میں غیرارادی تبدیلی	Unintended changes in inventories	آزادانہ تبدیلی	Autonomous change
پیرامیٹری شفٹ	Parametric shift	مؤثر مانگ کا نظریہ	Effective demand principle

مشقیں

1۔ صرف کا حاشیائی رجحان کسے کہتے ہیں؟ بچت کے حاشیائی رجحان سے یہ کس طرح متعلق ہے؟

2۔ متوقع اصل کاری اور تعمیلی اصل کاری کے درمیان کیا فرق ہے؟

3۔ ''کسی خط میں پیرامیٹری شفٹ'' سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ ان میں کس طرح شفٹ ہوتا ہے جب اس کی (i) ڈھال گھٹتی ہے اور (ii) اس کا مقطوعہ بڑھتا ہے۔

4۔ مؤثر مانگ کیا ہے؟ جب آخری اشیا کی قیمت اور شرح سود دی ہوئی ہو، تب آزادانہ خرچ ضارب کیسے حاصل کریں گے؟

5۔ جب آزاد اصل کاری اور صرفی اخراجات (A) 50 کروڑ روپے ہو اور بچت کا حاشیائی رجحان (MPS) 0.5 اور آمدنی (Y) کی سطح 4,000 کروڑ روپے ہو تو متوقع مجموعی مانگ معلوم کریں۔ یہ بھی بتائیں کہ معیشت توازن میں ہیں یا نہیں (وجہ بھی بتائیں)۔

6۔ کفایت کا تناقض (Paradox of thrift) کی تشریح کیجیے۔

مجوزہ مطالعات

1. Dornbusch, R. and S. Fischer. 1990. Macroeconomics, (fifth edition) pages 63 – 105, McGraw Hill, Paris.

© NCERT not to be republished